

بیابہ مجلس شیخ الحدیث

انادات شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ  
صنط و ترتیب : مولانا عبد القیوم حقانی

## صحبتے با اہل حق

اہلیت بیعت و اہمیت استغفار ۱۱ ستمبر ۱۹۸۶ء بحسب معمول بعد العصر مجلس حضرت شیخ الحدیث مدظلہ میں حاضری کی سعادت حاصل ہوئی۔ مہمانوں کا ہجوم تھا۔ دارالعلوم کے طلبہ بھی حلقہ باندھے عقیدت سے بیٹھے تھے کہ شوکت علی صاحب نے عرض کی حضرت! میں نے خواب دیکھا ہے اور خواب میں مجھے دارالعلوم کے ایک استاذ بار بار آپ سے بیعت ہونے کی تاکید فرماتے ہیں۔ اور خود میرا قلبی تقاضا بھی یہی ہے اور اب تو خواب میں استاذ کا حکم بھی ہے انتقال امر بھی ضروری ہے لہذا میری درخواست ہے کہ آپ مجھے اپنے حلقہ ارادت میں داخل فرماویں اور اپنی بیعت میں لے لیں۔

حضرت شیخ الحدیث مدظلہ پوری توجہ سے ان کی بات سنتے رہے جب موصوف نے اپنی معروضات ختم کیں تو حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے ارشاد فرمایا۔

عزیز! آپ کے جذبات اور ارادہ خوب ہے۔ اللہ قبول فرمائے۔ مگر بیعت تو ایسے شخص سے کرنی چاہئے جو اس کا اہل بھی ہو۔ خواب میں آپ نے جو بیعت کا نقشہ دیکھا ہے یہ آپ کا حسن ظن ہے۔ ورنہ حقیقت یہی ہے کہ میں بیعت کا اہل نہیں ہوں۔ بیعت لینے کا اہل وہی ہوتا ہے جس میں عبدیت کے پوری خصوصیات موجود ہوں جو خود عالم اور عامل ہو، منتفی اور پرہیزگار ہو، اور اگر بیعت لینے والے میں یہ صفات موجود نہ ہوں پھر تو اتاہون الناس بالبروتنسون انفسکم کیا حکم کرتے ہو لوگوں کو نیک کام کا اور بھولتے ہو اپنے آپ کو کا مسداق صبرے گا۔

ارشاد فرمایا۔ میرے متعلق یہ آپ کا حسن ظن ہے۔ خدا تعالیٰ اسے باقی رکھے، صراطِ ستقیم پر چلائے اور ہدایت عطا فرمائے۔ جب اس صاحب نے اصرار کیا تو ارشاد فرمایا ذکر کثرت سے کیا کرو اور اولاً توبہ کرو اور استغفار پڑھا کرو۔ جب کپڑے پر روغن چڑھاتے ہیں یا اس کا نقش و نگار کرتے ہیں تو پہلے اسے دھوتے اور خوب مانجھتے ہیں۔ نفس جو ہے وہ برائی کی طرف مائل رہتا ہے۔ اور برائی کا حکم دیتا ہے۔ اولاً اس کی تطہیر اور تزکیہ ضروری ہے تزکیہ میں بڑے برکات ہیں نفس مز کی ہو تو خدا تعالیٰ اہلیت سے نوازتے ہیں۔ اور انوار و برکات کا نزول ہوتا ہے استغفار

سے تطہیر و تزکیہ باطن ہوتا ہے۔

آپ استغفار کا وظیفہ شروع کر دیں کثرت سے اٹھتے بیٹھتے، کاروبار کرتے، آتے جاتے، جب بھی موقع ملے یا وضو یا بلا وضو، استغفار پڑھا کریں۔ اللہ کریم اپنی رحمتوں سے نوازے گا۔ اخلاص کی دولت دے گا۔ برکتیں ملانے لگیں گی۔ علم و مطالعہ میں برکت ہوگی۔ اور عمل کی توفیق ارزانیاں ہوں گی۔

صدر ضیاء الحق پر ۸ جولائی ۱۹۸۶ء دفتر اہتمام میں حضرت شیخ الحدیث دامت برکاتہم کی ذاتی ڈاک  
اتمام حجت و اظہار حق کے لئے حاضر خدمت ہوا۔ طبیعت علیل تھی ضعف اور نقاہت کے آثار ظاہر تھے۔ دھر

کے دریافت کرنے پر فرمایا، الحمد للہ! اب طبیعت میں افاقہ ہے۔ ۱۰ جولائی کو پارلیمنٹ کے سامنے شریعت میں منوانے کے سلسلے میں مظاہرہ ہوا۔ اور پھر جناب صدر ضیاء الحق صاحب کے اچانک اسمبلی کے ہاسٹل میں حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کے کمرے میں جا کر آپ سے ملاقات کرنے کے متعلق میرے دریافت کرنے پر ارشاد فرمایا۔

الحمد للہ! مظاہرہ کامیاب رہا۔ اب بھی وقت ہے حکومت کی آنکھیں کھل جانی چاہئیں۔ مظاہرہ سے قبل وزیر اعلیٰ نے اپنا سیکرٹری بھیجا تھا۔ اور سرکاری گاڑی بھی بھیج دی تھی کہ میں ان سے ملاقات کروں۔ مگر میں نے معذرت کر دی تھی۔ پھر ۱۱ جولائی کو اچانک صدر ضیاء الحق صاحب مجھے اطلاع کئے بغیر ہاسٹل میں میرے کمرے میں آئے۔ اور یوں گھنٹہ بیٹھے رہے۔ باتیں ہوتی رہیں مگر میں نے ان پر واضح کر دیا کہ۔

تمہاری حکومت نے اللہ کی طرف سے دی ہوئی ۹ سال کی طویل مدت و مہلت ضائع کر دی۔ اب بھی موقع ہے کہ شریعت بل کو منظور کرالو۔ ورنہ اندیشہ ہے کہ آپ کے لئے اور پوری قوم اور ملک کے لئے اتمام حجت ہو۔ ان کا اصرار تھا کہ حکومت سے مذاکرات کے ذریعہ شریعت بل کے آئینی سقم دور کرنے پر باہمی مشاورت کرنی چاہئے۔ میں نے کہا دیا کہ شریعت بل میں کوئی سقم نہیں ہے۔ اس کی ہر دفعہ واضح اور صاف ہے جرات کی ضرورت ہے ایمانی جذبہ چاہئے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر حقائق اسفن کے مسودات حسب معمول بعد العصر حضرت شیخ الحدیث اکرام امت اور وفور شفقت کا تصور مدظلہ نے سنے۔ اصل میں نمازیں پچاس تھیں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی توجہ دلانے پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی بار بار درخواست تھی غالب رہتا تھا۔

پانچ ہو گئیں۔

جب یہ بحث چھڑی تو حضرت شیخ الحدیث مدظلہ العالی نے ارشاد فرمایا۔ کہ بظاہر یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے اور کچ فہموں کو یہ شبہ ہوا بھی ہے کہ امت کے تعجب اور مشقت میں پڑنے کا خیال تو سب سے پہلے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو ہونا چاہئے تھا۔ مگر آپ نے تو امت کے لئے پچاس نمازوں کو قبول فرمایا۔ پھر بعد میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی توجہ دلانے پر آپ کو امت کی تکلیف کا خیال آیا، مگر یہ ایک سطحی اشکال اور معمولی سا

الحق

صحیفۃ یا اہل حق

مشہد ہے۔ اصل واقعہ یعنی نماز کی حقیقت، قرب خداوندی، تقرب الی اللہ کی اہمیت و ضرورت اور ۵۰ نمازیں گویا پہنچا کر مرتبہ بارگاہ الہ العالمین میں باریابی کے شرف کا حصول، اس کے ساتھ ساتھ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر شفقت اور امت کے لئے اعزاز و اکرام اور رحمت و مغفرت کا حصہ و طلب سامنے ہو تو پھر یہ کہا جاسکتا ہے کہ آنحضرت پر تکلیف و مشقت اور تعب امت کے بجائے اکرام امت کا تصور غالب تھا۔ دُور شفقت اور زیادہ شوق میں امت کی تکلیف اور مشقت میں پڑنے کی طرف آپ کا خیال نہ گیا۔

علاوہ ازیں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بنی اسرائیل کا سچا رہبر ہو چکا تھا جب کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے یہ ایک نئی بات تھی اور یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب بارگاہ ربوبیت میں حاضر ہوئے تو عظمت و جلال اور حسن و جمال کے جلووں میں ایسے مستغرق ہوئے کہ دوسری طرف دھیان بھی نہ دے سکے۔ چونکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اس وقت استغراق کا یہ مقام حاصل نہ تھا اس لئے وہ بار بار آپ کو تحفیف سلوٰۃ کی درخواست کرنے پر توجہ دلاتے رہے۔

نشامت اعمال ماحصورت نادر گرفت | ۲۹ اکتوبر، بعد العصر کی مجلس میں آج قدرے دیر سے پہنچا۔ حضرت شیخ الحدیث دامت برکاتہم علی حالات، تخریب و فساد اور بے دینی و الحاد پر کچھ ارشاد فرما رہے تھے۔

ارشاد فرمایا۔ پرسوں جب لاہور میں دن دھاڑے وسط بازار میں ایک شخص کو گولی مار کر اس سے رقم چھین لی گئی۔ اور قاتل فرار ہو گئے۔ کل پشاد میں بم پھٹا، چھ آدمی وفات پا گئے۔ اور ۲ زخمی ہیں۔ فرمایا! فسادات ہیں کوئی امن نہیں۔ مسجد جاتے ہوئے یہ اطمینان نہیں ہے کہ گھر سلامتی سے پہنچا جائے گا۔ بد امنی کا دور دورہ ہے۔ یہ سب قیامت کے علامات ہیں۔ شیاطین اور اشرار کی کثرت اور ان کا غلبہ ہے۔ یہ سب ہمارے اعمال بد، خدا فراموشی اور گناہوں کا ثمرہ ہے۔ ع

نشامت اعمال ماحصورت نادر گرفت

ارشاد فرمایا، اللہ کے ہاں گڑ گڑا کر توبہ کرنی چاہئے اور معذرتیں کا پڑھنا کثرت سے اختیار کیا جائے۔ بلکہ ہر نماز کے بعد معمول بنالینا چاہئے۔

اشرار و شیاطین سے | اسی مجلس میں نے آپ نے یہ بھی ارشاد فرمایا۔ کہ قرآن اور حدیث میں اشرار سے حفاظت حفاظت کے اور اشرار و شیاطین سے تحفظ اور بچاؤ کے اور کثرت سے آئے ہیں۔ سب سے بڑا وظیفہ خدا پر اعتماد و عاوا التجا ہے۔

ارشاد فرمایا، صبح سویرے نماز کے بعد بلکہ ہر نماز کے بعد کم از کم ایک مرتبہ

۱۔ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یُضْرَمُ مَعِ اسْمِ شَیْءٍ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

باقی ص ۲۲ پر



حکومت پاکستان دفتر چیف کنٹرولر آف امپورٹس اینڈ ایکسپورٹس ڈائریکٹوریٹ کنٹرول

## اسلام آباد - ۱۵ اکتوبر ۱۹۸۶ء عنوان :- گندم کے بھوسا کی برآمد پبلک نوٹس

نمبر ۱۸۶۱/ایکسپورٹ - ۱۔ گندم کے بھوسا کی برآمد کے لئے ایسے برآمد کنندگان سے درخواستیں مطلوب ہیں جو درخواست دینے کے دن سال ۱۹۸۶ء کے لئے باقاعدہ تجدید شدہ زیر عمل ایکسپورٹ رجسٹریشن کے حامل ہوں۔ درخواستیں دوسری چیزوں کے علاوہ درج ذیل کوالیفیکیشن کی حامل ہوں گی۔

۱۔ ایکسپورٹ رجسٹریشن سرٹیفکیٹ (تصدیق شدہ یا عکسی نقل منسلک کی جائے)

۲۔ برآمد کی جانے والی گندم کے بھوسا کی مقدار

۳۔ ملک یا ملک جن کو گندم کا بھوسا برآمد کیا جاتا ہے۔

۴۔ کنٹرکٹڈ - ایف او بی پرائس فی ٹن اور

۵۔ منسلک کئے جانے والے پے آرڈر کا نمبر اور تاریخ

۶۔ درخواستوں کے ہمراہ برآمد کئے لئے درخواست کردہ مجموعی مالیت کے ۶۰ کے مساوی بینک پے آرڈر منسلک کرنا ضروری ہے۔

زیادہ ایف او بی پرائس فی ٹن پیش کر نیوالے درخواست دہندگان کو تخصیص کے مقصد کے لئے ترجیح دی جاسکتی ہے۔ اگر

درخواستوں کی اولویتیں کے بعد کسی درخواست دہندہ کو ایکسپورٹ کو تخصیص نہیں کیا جاتا، پے آرڈر واپس کر دیا جائے گا۔ اگر

تخصیص کردہ مقدار درخواست کردہ مقدار سے کم ہوئی تو صرف تخصیص کی گئی مقدار کے تناسب سے رقم روک لی جائے گی۔

۷۔ اگر تخصیص کردہ مقدار کلی یا اس کا کوئی حصہ ۳۰ نومبر ۱۹۸۶ء سے قبل (کوئی توسیع نہیں کی جائے گی) برآمد نہ کیا گیا تو

سیکوریٹی ڈیپازٹ برآمد نہ کی جانے والی مقدار کے تناسب سے بطور ہرجانہ ضبط کر لیا جائے گا۔

۸۔ کم از کم ایکسپورٹ پرائس -/۱۲۵۰ روپے فی ٹن ہے اور ایکسپورٹ ڈیوٹی -/۳۰۰ روپے فی ٹن۔

۹۔ درخواستیں سر بمہر لفافوں میں جن کے اوپر "گندم کے بھوسا کی برآمد" درج ہو متعلقہ کنٹرولر کوئٹہ/کراچی/لاہور/اسلام آباد

اور پشاور کو (نام پر) زیادہ سے زیادہ ۳۰ اکتوبر ۸۶ء تک دفتری اوقات کے دوران پہنچ جانی چاہئیں۔

۱۰۔ کوئی درخواست جو متعلقہ دفتر میں ۳۰ اکتوبر ۸۶ء کے بعد یا مقررہ رقم کے لئے پے آرڈر کے بغیر ایف او بی پرائس

/۱۲۵۰ روپے فی ٹن سے کم کی پیشکش قابل قبول نہ ہوں گی۔ ایم جلال الدین خان

ڈپٹی کنٹرولر برائے چیف کنٹرولر آف امپورٹس اینڈ ایکسپورٹس